سوال

(121) شوہر کے کہنے پر خاندان والوں سے بے پردگی اور مصافحہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب میں گھر میں ہونے والی خاندانی تقریبات یا پھر عید کے موقع پر ہونے والے اجتماعات میں خاوند کے خاندان والوں سے پردہ کرتی ہوں تو وہ میرا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے خاندان والوں کے سامنے آپ کا پردہ کرنا ضروری نہیں غیر محرم کے سامنے عورت کے لیے اسلام نے جو ضوابط مقرر کیے ہیں مجھے ان کا علم ہے اور میں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ مجھے ان کی باتوں کا سامنا کس طرح کرنا چاہیے تاکہ ان کے جذبات بھی مجروح نہ ہوں۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ ان میں صحیح اسلام کی اتباع کرنے کی صفات بھی پائی جاتی ہیں توکیا خاوند کے بھائی اور بہن کے بیٹے بیوی کے لیے محرم ہیں؟

میں نے کچھ اساتذہ سے اس بارے میں پوچھا تو ان کا کہنا تھا وہ محرم نہیں لیکن خاندانی اسباب اور خاوند کے اصرار پر ان سے ہاتھ کے ساتھ سلام لیتی ہوں اور ابھی تک یہ ہو رہا ہے اور یہ معاملہ خاندان میں عادی ہے۔ لیکن مجھے اس معاملے میں اطمینان نہیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری خیر و بھلائی کے راستے کی طرف رہنمائی کرے اور میرے گناہ معاف فرمائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خیر و بھلائی میں آپ کی مدد فرمائے اور آپ کے معاملے میں آسانی پیدا فرمائے تاکہ آپ کی پریشانی اور غم دور ہو۔ جو لوگ تقویٰ و پرہیزگاری میں کم درجہ کے ہوتے ہیں ان سے مسلمان عورت کو بہت کچھ سننا اور دیکھنا پڑتا ہے۔ جس پر اسے صبر کرنا چاہیے اور اسے جو بھی تکلیف پہنچے اس میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی نیت رکھنی چاہیے اور اسے اپنے رب سے اچھی امید رکھنی چاہیے۔

مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان (خاندان والوں) کے مطالبات تسلیم کرے اور نہ ہی یہ جائز ہے۔ کہ وہ ان کو مصافحہ کرنے اور پردہ چھوڑنے جیسی خواہشات پوری کرے اس لیے کہ اگر اس نے ان اشیاء کے ذریعے سے لوگوں کو راضی کرلیا تو وہ اپنے رب کو ناراض کر بیٹھے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ خاوند کے بھتیجے اور بھانجے محرم نہیں بلکہ ان سے تو زیادہ احتیاط واجب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں موت کے برابر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ " الْحَمْوُ الْمَوْتُ»

"عورتوں کے پاس جانے سے بچو،ایک انصاری شخص کہنے لگا،اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !آپ ذراخاوند کے عزیزواقارب کے بارے میں توبتائیں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،خاوند کے عزیزواقارب توموت ہیں۔"(مسلم(2172)کتاب السلام۔باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیھا،بخاری(5232)کتاب النکاح باب لایخلون رجل بامراۃ الاذومحرم ترمذی(1171)کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیات احمد(17352)وغیرہ۔)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :۔

اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ "الاحماء" خاوند کے عزیزواقارب کو کہا جاتا ہے مثلاًاس کا باپ ،چچا،بھائی بھتیجا اورچچازادوغیرہ۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "عزیزواقارب توموت ہیں"کا معنی یہ ہے کہ دوسروں کی بہ نسبت ان سے زیادہ فتنہ وشر متوقع ہے کیونکہ اس کےلیے بغیر کسی رکاوٹ کے عورت تک پہنچنا اوراس سے خلوت کرنا ممکن ہے جبکہ اجنبی کےلیے ایسا ممکن نہیں۔یہاں حمو سے مراد خاوند کے والد اوربیٹوں کے علاوہ باقی عزیزواقارب مرد ہیں۔کیونکہ خاوند کے آباءاجداد اوراسکے بیٹے تواس کی بیوی کےلیے محرم ہیں جن سے اس کی خلوت جائزہے۔جنھیں موت قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اس سے مرادخاوند کے بھائی یعنی دیور،بھتیجاچچا اورچچازادوغیرہ جومحرم نہیں مراد ہیں۔

ان کے بارے میں لوگوں کی عادت یہ ہے کہ وہ اس تساہل برتتے ہیں اور دیوربھابھی سے خلوت کرتا ہے حالانکہ اسے موت سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے خلوت وتنہائی اجنبی سے بھی زیادہ ممنوع ہونی چاہیے اس کی وجہ ہم نے اوپرذکر کردی ہے جوکچھ میں نے ذکر کیا ہے وہی حدیث کا صحیح معنی ہے۔(شرح مسلم للنووی(154/14)

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :۔

جب عورت مکمل طورپر شرعی پردہ میں ہواوراس کا چہرہ بال اور باقی بدن چھپا ہوا ہوتووہ اپنے دیوروں یا اپنے چچازاد کے ساتھ بیٹھ سکتی ہے۔لیکن یہ بیٹھنا بھی صرف اسی وقت جائز ہے جب اس میں کسی قسم کا خدشہ نہ ہواورجس بیٹھنے میں شرکی تہمت کا خطرہ ہووہاں بیٹھنا جائز نہیں مثلاًان کے ساتھ بیٹھ کر موسیقی اور گانے سنے جائیں۔ان میں سے کسی ایک یا پھر کسی اورغیر محرم کے ساتھ عورت کا تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی عورت بھی کسی مرد سے محرم کی موجودگی کے بغیر خلوت نہ کرے۔"(صحیح ارواء الغلیل(1813)احمد(3/339)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خبردار!جوآدمی بھی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے ان دونوں کا تیسرا(ساتھی) شیطان ہوتا ہے۔"(صحیح : صحیح الجامع الصغیر(2546)ترمذی(2165)کتاب الفتن باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ(1171)کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیات المشکاۃ(3118)السلسلۃ الصحیحۃ(430)

تیسری بات یہ ہے کہ عورت کا کسی اجنبی مرد سے مصافحہ کرنا حرام ہے آپ کےلیے جائز نہیں کہ اپنے یا خاوند کے رشتہ داروں کی رغبت پراس میں سستی کریں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ :

"آپ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔البتہ آپ زبان سے عہد ومیثاق لیتے اورجب خواتین زبان سے(قبول اسلام اور دیگر شرائط کا) عہد کرلیتیں توآپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے،جاؤبے شک میں نے تم سے بیعت کرلی۔"(مسلم(1866)کتاب لامارۃ باب کیفیۃ بیعۃ النساء،بخاری(2713)وغیرہ)

جب ہمارے پیارے نبی جومعصوم خیر البشراورروزقیامت بنوآدم کے سردارہوں گے،وہ بیعت میں بھی عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتے(حالانکہ اصل میں بیعت توہاتھ سے ہی ہوتی ہے) تونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے مردوں سے کس طرح مصافحہ کیا جاسکتا ہے؟حضرت اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایامیں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔(صحیح۔صحیح الجامع الصغیر(2513)السلسلۃ الصحیحۃ(529)ابن ماجہ(2874)

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

پردے کے پیچھے سے عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے میں بھی نظر ہے اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے عموم اور سد ذریعہ پر عمل کرتے ہوئے سے مصافحہ کرنا مطلقاً منع ہے۔ فرمان نبوی ہے کہ :

"میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔" (دیکھیں حاشیہ مجموعۃ رسائل فی الحجاب السفور (69) (شیخ محمد المنجد)

اجنبی عورت سے مصافحہ کرنے کے بارے میں شیخ ابن عثمین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

ہر ہو چیز جو مرد اور عورت کے درمیان فتنہ کا باعث جو حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

"ما تركتُ بعدي فتنةً هي أضرّ على الرجال من النساءِ"

"میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر (نقصان دہ) کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔" (بخاری (5096) کتاب النکاح باب ما یتقی من الشوم مسلم (2740) وغیرہ)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد کے چمڑے کا (اجنبی) عورت کے چمڑے کو چھونا فتنہ کا باعث ہوگا الا کہ شاذ و نادر ہی ایسا نہیں ہوتا اور نادر کے لیے حکم نہیں ہوتا جیسا کہ اہل علم فرماتے ہیں اور علماء نے اس مسئلے میں واضح طور پر لکھا ہے کہ مرد کے لیے اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا حلال نہیں، یہی بات برحق ہے کہ اس کے لیے ایسا کرنا حلال نہیں خواہ کسی حائل (مثلاً کپڑے وغیرہ) کے ساتھ مصافحہ کیا جائے یا کسی حائل کے بغیر۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص181

محدث فتویٰ